اللہ تعالی کے لئے لفظ غصہ استعمال کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اللہ تعالی کو غصہ آجائے گا، یوں کہنا کیسا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

لفظِ "غصہ" کے اصل معنی "اچھو" کے ہیں، یعنی کھانے کا گلے میں پھنسنا، اس سے استعارہ کرکے ایسے غضب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، جسے آدمی کسی خوف یا لحاظ سے ظاہر نہ کرسکے، گویا دل کا جوش گلے میں پھنس کر رہ گیا، اور یہ معنی ہرگز اللہ تعالی کے لائق نہیں، لہٰذا یہ لفظ اللہ تعالی کے لیے استعمال نہ کیا جائے، اس کی جگہ لفظِ "غضب" استعمال کیا جائے۔

فتاوی رضویہ میں ہے "اصل معنیِ لفظ اور محاوراتِ عرفیہ دونوں کے لحاظ سے ہر مقام پر اس (احتیاط) کا کمال پاس رہے۔ مثلاً (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ) کا یہ ترجمہ کہ جن پر غصہ ہوا، یا تو نے غصہ کیا، فقیر کو سخت ناگوار ہے۔ غصہ کے اصل معنی اچھو کے ہیں، یعنی کھانے کا گلے میں پھنسنا، جیسے "طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ" فرمایا۔ اس سے استعارہ کرکے ایسے غضب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جسے آدمی کسی خوف یا لحاظ سے ظاہر نہ کرسکے، گویا دل کا جوش گلے میں پھنس کر رہ گیا۔ عوام کہ دقائقِ کلام سے آگاہ نہیں، فرق نہ کریں۔ مگر اصل حقیقت یہی ہے کہ علماء پر اس کا لحاظ لازم ہے۔ ترجمہ یوں ہوا: "نہ ان کی جن پر تو نے غضب فرمایا، یا جن پر تیرا غضب ہے، یا جن پر غضب ہوا، یا جو غضب میں ہیں"۔" (فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ457، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4521

تاریخ اجراء: 17جمادی الاخری1447ھ/09دسمبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net